بسم اللہ الرحمن الرحیم

مِرزائیت کا جَال

لاہوری مرزائیوں کی چال

(مطبوعہ انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور)

اصل نسخہ میں یہ رسالہ اس مواد میں شامل ہے
جو 1924ء سے 1931ء کے درمیان تحریر کیا گیا

تصنیفِ لطیف

شیر اسلام ابوالفضل مولوی

ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر

(رئیس بھین ضلع جہلم)

بسم اللہ الرحمن الرحمن

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان دنوں ایک ٹریکٹ (یک ورقہ) لاہوری احمدیہ جماعت کی طرف سے ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم،اے نے شائع کیا ہے جس میں اپنے عقائد کی فہرست دی گئی ہے۔اور ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مرزا صاحب کو نبی و رسول نہیں کہتے اور نہ وہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔اس لئے مسلمانوں کو ان سے اتحاد کر لینا چاہئے۔چونکہ سادہ لوح مسلمانوں کو اس تحریر سے دھوکا دینا مطلوب ہے،اس لئے اس کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت پڑی۔

مسلمانوں کو خوب معلوم ہے کہ لاہوری وقادیانی دونوں مرزائی جماعتیں مرزا صاحب کی متبع ہیں۔ جب تک مرزا جی زندہ تھے ہر دو جماعتوں کے ایک ہی اعتقادات تھے۔ان کی وفات کے بعد ایک جماعت (محمودی قادیانی) خزانہ عامرہ پر جو مرزا صاحب کا اندوختہ تھا قابض ہوگئی۔دوسرے حصہ دار خواجہ کمال الدین و مولوی محمد علی صاحبان باوجود دیرینہ خدمات اس سے بالکل محروم رہ گئے انہوں نے اس رنج سے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد بنالی۔وہ احمدی لاہوری کہلانے لگے۔

اب بھی دونوں جماعتوں کے ایک ہی عقائد ہیں۔دونوں مرزا صاحب کی پیرو ہیں ان کی تعلیم کو سچا مانتے ہیں۔ان کے الہامات اور دعاوی کی بھی قائل ہیں۔قادیانیوں نے یہ جرأت کی کہ جیسا مرزا جی کا دعویٰ تھا کہ وہ "نبی و رسول ہیں اور ان کے نہ ماننے والے کافر ہیں"۔ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کر دیا کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔

دوسری جماعت (لاہوری) نے بزدلی سے کام لیا۔ وہ جانتے تھے کہ ایسے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے وہ دوسرے مسلمانوں کی ہمدردی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو روپیہ کی ضرورت ہے جو عام مسلمانوں سے ملے گا۔ انہوں نے طریق منافقت اختیار کر کے لکھنا شروع کیا کہ ''ہم مرزا جی کو نبی ورسول نہیں بلکہ مجدد کہتے ہیں اور ان کے نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہتے۔

لاہوری جماعت کا طریق عمل

لاہوری احمدی جماعت کا طریق عمل بتا رہا ہے کہ وہ درحقیقت مرزا جی کو نبی ورسول مانتے ہیں ان کے نہ ماننے والوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ ورنہ لاہوریوں کا امیر جماعت (مولوی محمد علی) لاہور میں رہتے ہوئے کبھی مسلمانوں کی شاہی مسجد میں مسلمانوں سے مل کر ان کے امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اس امر کا عملی ثبوت دیتا کہ وہ فی الواقع مسلمانوں کو مسلمان سمجھتا ہے اور نمازوں اور جنازوں میں ان سے اشتراک عمل کر سکتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ ایسا کھلا معیار ہے جس سے ہر ایک مسلمان لاہوریوں کے اصلی عقیدے سے آگاہ ہو سکتا ہے۔

لاہوری احمدی مرزا صاحب کی رسالت کے قائل ہیں

اگر لاہوری جماعت مرزا جی کی رسالت کی قائل نہیں ہے تو وہ صاف اعلان کر دے کہ مرزا جی کی کتابوں اور ان کے دعاوی سے ہمیں اتفاق نہیں ہے یا کم سے کم ان کی تصانیف کے اس حصہ سے ہم متفق نہیں ہیں جس سے ادعائے نبوت ورسالت پایا جاتا ہے۔ جب کہ مرزا جی نے علی الاعلان نبی ورسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور یہ دعاوی ان کی کتابوں میں بالتصریح موجود ہیں تو جو شخص مرزا جی کو مجدد تو کیا ایک سچا انسان بھی سمجھے اس کو ان کی نبوت

ورسالت کا ضرور قائل ہونا پڑتا ہے۔

مرزاجی کا ادعائے نبوت ورسالت

مرزاجی کی اول سے آخر تک ایسی کوئی کتاب نہیں ہے جس میں انہوں نے نبی ورسول ہونے کا دعویٰ نہ کیا ہو۔ ذیل میں ان کے چندرسالہ جات سے عبارات لکھی جاتی ہے:

۱......**"یس انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم"** اے سردار تو مرسل ہے سیدھی راہ پر۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۷)

۲......**"انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا"** ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

(حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۱)

۳......**"انا ارسلنا احمد الی قریة فاعرضوا وقالوا کذاب اشر"** ہم نے احمد (مرزا) کو بستی والوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تو انہوں نے کہہ دیا بڑا جھوٹا ہے۔

(اربعین نمبر ۳، ص ۳۲)

۴......سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص ۱۱)

۵......الہامات میں میری نسبت بار بار کہا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ (انجام آتھم، ص ۶۲)

۶......جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے قادیان کو اس خوفناک تباہی سے خدا محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء، ص ۱۰)

۷......میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں

محمد ﷺ ہوں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵)

ان عبارات کو پڑھ کر ایک ادنیٰ فہم کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا جی خود کو نبی ورسول کہتے ہیں۔ پھر لاہوری احمدی جماعت مرزا جی کو سچا اور ان کی تصانیف کو درست مان کر اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتی کہ وہ ان کو نبی ورسول مانتے ہیں۔

مرزا جی اپنے نہ ماننے والوں کو کیا کہتے ہیں

مرزا جی نے اپنی کتابوں میں یہ بھی تصریح کر دی ہے کہ جو ان کا انکار اور تکفیر وتکذیب کرے یا ان کی صداقت میں اس کو تردد ہو وہ کافر ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ حوالجات ذیل ملاحظہ کیجئے۔

۱...... پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۸)

۲...... سوال ہوا کہ کسی جگہ امام حضور (مرزا) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں؟ فرمایا تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو۔ اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو بھی وہ منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ (فتاویٰ احمدیہ ص ۸۳)

۳...... جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۵۴)

۴...... کفر کی دو قسم ہے۔ اوّل: یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرا: یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا سو اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

ان عبارت میں تصریح ہے کہ مرزاجی ایسے شخص کو جو ان کی رسالت کا کلمہ نہیں پڑھتا کافر سمجھتے ہیں۔ وہ مرزاجی کے سچا نہ ماننے سے ایسا ہی کافر ہو جاتا ہے جیسا اسلام کے انکار اور خدا اور رسول کے نہ ماننے سے۔ مرزاجی اپنی جماعت کو ہدایت کرتے ہیں کہ جو مرزا صاحب کی تصدیق رسالت نہیں کرتا ہرگز اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ ان کی تکفیر و تکذیب کرتا ہو، یا ان کے معاملہ میں بالکل خاموش ہو۔ نہ تصدیق کرے نہ تکذیب۔ پھر ہم کیوں کر مان سکتے ہیں کہ ٹریکٹ لکھنے والا (مولوی محمد علی ایم۔اے) اس دعویٰ میں سچا ہے کہ وہ مرزاجی کو نبی و رسول نہیں مانتا یا ان کے نہ ماننے والوں کو مسلمان سمجھتا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز قرار دیتا ہے۔

لاہوری احمدی جماعت کے عقائد

اب ہم ان عقائد احمدیہ (مرزائیہ) پر جو انہوں نے اپنے ٹریکٹ میں لکھے ہیں بالترتیب روشنی ڈالتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱: ''ہم اللہ تعالیٰ کی توحید پر اور محمد رسول اللہ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں'' ہم کہتے ہیں کہ یہ محض غلط ہے۔ اگر آپ اللہ کی توحید کے قائل ہوتے تو مرزا صاحب کے حسب ذیل کلمات شرک کی تکذیب کرتے۔

مرزاجی کے مشرکانہ کلمات

۱......**انت منی وانا منک**: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ (دافع البلاء، ص ۶)

۲......**انت منی بمنزلة ولدی**: تو بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۸۶)

۳......**انت من ماء نا وھم من فشل**: تو میرے پانی سے ہے اور دوسرے خشکی سے۔

(اربعین ۳، ص ۳۴)

۴......**الارض والسماء معک کما هو معي**: زمین و آسمان تیرے (مرزا کے) تابع ایسے ہی ہیں جیسے (خدا کے) تابع ہیں۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۵)

۵......**يتم اسمک ولا يتم اسمي**: تیرا (مرزا کا) نام کامل ہوگا۔ اور میرا (خدا کا) نام ناتمام ناقص رہے گا۔ (اربعین)

۶......**اني مع الرسول اجيب اخطي واصيب**: میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دیتا ہوں خطا بھی کرتا ہوں اور صواب بھی۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۳) (کیا مرزا کا خدا خطا کار بھی ہے؟)

یہ ایسے کلمات ہیں جو شرک جلی بلکہ اجلیٰ ہیں۔ پھر جب آپ کے مرشد جی شرک میں مبتلا ہوں تو آپ کا دعویٰ توحید "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" کا مصداق ہے۔

ایسا ہی آپ محمد رسول ﷺ کی رسالت کے قائل ہوتے تو مرزا جی کو جو آپ سے مساوات بلکہ افضلیت کے مدعی ہیں مرشد نہ بناتے۔

مرزا جی کی توہین رسول ﷺ

۱......"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ" ہم نے تجھے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۸۲)

۲......"لولاک لماخلقت الافلاک" اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۹۹)

۳......"سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا" پاک ہے خدا جس نے اپنے بندے کو رات

کی سیر (معراج) کرائی۔ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی، ص ۸۱)

۴۔ **اثرک اللہ علی کل شیء**، خدا نے تجھے ہر ایک چیز پر ترجیح دی ہے۔

(ضمیمہ الوحی، ص ۸۳)

۵۔۔۔۔۔آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۸۹)

۶۔۔۔۔۔ **له خسف القمر المنير وان لی**

خسفا القمران المشرقان أ تنكر (اعجاز احمدیہ، ص ۷۱)

۱۔۔۔۔۔میں مرزا جی حضور ﷺ کے خطاب رحمۃ للعالمین کے جو آپ سے مختص ہے ساجھی بنتے ہیں۔

۲۔۔۔۔۔میں باعث تکوین عالم بنتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ مرزا نہ ہوتے تو حضور ﷺ بھی نہ ہوتے۔ (معاذ اللہ)

۳۔۔۔۔۔میں معراج کے رتبۂ اعلیٰ میں جو حضور ﷺ کے لئے مخصوص تھا شریک بنتے ہیں۔

۴۔۔۔۔۔میں تمام چیزوں سے برتری کا دعویٰ ہے۔ حتیٰ کہ محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی (استغفر اللہ)

۵۔۔۔۔۔میں یہ ادعا ہے کہ مرزا کا تخت سب سے بلند ہے حتیٰ کہ رسالت مآب ﷺ سے بھی۔ (چھوٹا منہ بڑی بات)

۶۔۔۔۔۔میں یہ ڈینگ ہے کہ حضور کے لئے صرف خسوف قمر ہوا تو کیا ہوا میرے لئے شمس و قمر دونوں کا خسوف ہوا۔

غرض ان کلمات میں نبی اکرم ﷺ کی سخت توہین کی گئی ہے۔ پھر ایسے شخص کا متبع آنحضرت ﷺ کی رسالت کا کیسے قائل ہو سکتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۲: ''ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔'' یہ بھی کہنے کی بات ہے۔ جب مرزا جی آنحضرت ﷺ کے بعد اپنی نبوت ورسالت کے قائل ہیں تو جب تک آپ ان کو جھوٹا نہ سمجھیں خاتم النّبیین کے کبھی قائل نہیں ہو سکتے۔

عقیدہ نمبر ۳: ''ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے۔'' یہ بھی صرف زبانی ہے۔ آپ کے مرشد کہتے ہیں کہ ان کا کلام بھی مثل قرآن ہے پھر اگر ان کو سچا مانتے ہیں تو قرآن کو خدا کا کلام نہیں مان سکتے جس میں تحدّی سے کہا گیا ہے کہ ایسا کلام کوئی بنا نہیں سکتا۔

مرزاجی کا قول: ''میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ، بحوالہ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ، ص ۲۶۴) **دوسری جگہ آپ** نے لکھا ہے کہ ''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام مانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی، ص ۲۱۱) اب آپ ہی فرمائیں کہ جو شخص قرآن کریم کے بعد کسی دوسرے انسان کے کلام کو بھی قرآن کے برابر سمجھا ہو وہ خدا کے اس فرمان پر کب ایمان رکھتا ہے ﴿لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا﴾

عقیدہ نمبر ٤: ''ہم حضرت غلام احمد صاحب قادیانی کو چودہویں صدی کا مجدد مانتے ہیں نبی نہیں مانتے۔'' یہ غلط ہے ہم جیسا اوپر لکھ چکے ہیں جب تک آپ مرزا صاحب کی ان تحریرات کو جن میں صریح طور پر ادعاء نبوت ورسالت کیا گیا غلط نہ سمجھیں اور اس کا اعلان نہ

فرمادیں ہم آپ کے اس قول کو شیعہ کا تقیہ سمجھیں گے۔

عقیدہ نمبر ۵:''ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے اولیاء سے کلام کرتا ہے اور ایسے لوگ اصطلاح شریعت میں مجدد کہلاتے ہیں اسی پر اولیاء کی اصطلاح میں ظلی نبوت کا استعمال ہوتا ہے۔ ورنہ جیسے ظل اللہ، اللہ نہیں ہے ویسے ظل النبی، نبی نہیں۔''

دنیا میں بہت سے اولیاء اللہ ہو گزرے ہیں۔ سوائے مرزا صاحب کے کسی نے نبوت ورسالت کا دعویٰ نہیں کیا باوجودیکہ کشف وکرامت میں مرزا جی ان کے پاسنگ بھی نہیں۔ اور ظلی بروزی کی اصطلاح تو مرزائیت کی ایجاد ہے۔ کیا اس اصطلاح کا کوئی پتہ قرآن وحدیث سے دیا جاسکتا ہے؟ آپ ظل اللہ اور ظل نبی ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ یہ بھی آپ کی نرالی منطق ہے۔ ظل اللہ مضاف ومضاف الیہ ہے اور ظلی نبی صفت موصوف، مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے جیسا غُلامُ زَیْدٍ میں غلام اور ہے اور زید اور۔ لیکن صفت وموصوف ایک ہوتے ہیں اس لئے ظل اللہ پر ظلی نبی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

عقیدہ نمبر ۶:''ہم ہر اس شخص کو جو **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پر ایمان لاتا ہے مسلمان سمجھتے ہیں'' آپ بموجب فرمان جناب مرزا صاحب بحیثیت ان کے متبع ہونے کے مجبور ہیں کہ جو کلمہ گو مسلمان مرزا صاحب کی رسالت کی تصدیق نہ کرے اسے مسلمان نہ سمجھیں جیسا کہ گزر چکا۔

عقیدہ نمبر ۷:''ہم تمام اصحاب کرام اور تمام بزرگان دین کی عزت کرتے ہیں اور کسی صحابی یا امام یا محدث یا مجدد کی تکفیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں'' مگر آپ کے مرزا صاحب تو فرماتے ہیں۔ ایک تم میں ہے جو علی سے افضل ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں

ع

کربلا ئیست سیر ہر آنم صد حسین است درگریبانم

پھر آپ اگر حضرت علی و امام حسین کی قرابت رسول کے قائل نہ بھی ہوں ان کی صحابیت سے تو انکار نہ کرسکیں گے۔ پھر جو شخص حضرت علی اور امام حسین کی یوں توہین کرتا ہو اس کو سچا مان کر صحابۂ کرام اور بزرگان دین کی کیا عزت کریں گے۔ مرزا صاحب نے اولیاء تو کیا انبیاء کی بھی وہ عزت کی ہے کہ الامان۔ اور تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لیجئے جن کے آپ مثیل بھی بنتے ہیں اور ان کو صلواتیں بھی سناتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

۱......''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور ہوا۔'' (حاشیہ ص۷، ضمیمہ انجام آتھم)

۲......آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے تھی کہ جدّی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ (حاشیہ ص۷، ضمیمہ انجام آتھم)

توجب لاہوری احمدی جماعت ایسے شخص کو اپنا ہادی و رہبر سمجھتی ہے جس نے ایک اولوالعزم پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کی نسبت ﴿وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ﴾ قرآنی شہادت موجود ہے یوں گالیاں دی ہوں اور آپ کی مغلظ گالیوں سے کوئی بزرگ عالم، صوفی، کسی فرقہ کا نہ بچا ہو۔ اور جو اپنے نہ ماننے والوں کو جیسا کہ آئینہ کمالات میں ہے۔ ''ذریۃ البغایا'' (کنجریوں کی اولاد) کا خطاب دیتے ہوں۔ بزرگان

دین آئمہ وصحابہ کی عزت واحترام کی امید رکھنا بالکل محال ہے۔

عقیدہ نمبر ۸.......:۔ ''مسلمانوں کی تکفیر کو ہم سب سے بڑھ کر قابل نفرت فعل سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ کسی مسلمان کی یا کسی مسلمان جماعت کی تکفیر کریں ان سے اظہار نفرت کے طور پر ہم ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور جو لوگ تکفیر کے فتووں سے متنفر ہیں اس کے پیچھے ہم نماز پڑھ لیتے ہیں۔'' اگر آپ فی الواقع مسلمانوں کی تکفیر کو قابل نفرت فعل سمجھتے ہیں تو پھر آپ مرزا صاحب کو کیا کہیں گے جنہوں نے جہاں دنیا کے تمام مسلمانوں کی تکفیر کا فتویٰ صادر کر دیا ہے جو ان کی تصدیق نہ کریں خواہ تکذیب بھی نہ کرتے ہوں بلکہ خاموش ہوں۔ آپ کا یہ فرمان کہ جو لوگ تکفیر کا فتویٰ نہیں دیتے ان کے پیچھے ہم نماز پڑھ لیتے ہیں صرف ایک دھوکے کی بات ہے۔ آپ تو مرشد جی کے فتوے کے پابند ہیں جب وہ ایسے خاموش لوگوں کو بھی کافر قرار دیتے ہوئے ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے ہیں تو آپ عدول حکم کب کر سکتے ہیں۔

(عقائد جماعت احمدیہ کی بحث ہو چکی۔ اب ہم آپ کو مرزا صاحب کے چند عجب العجائب اقوال بھی سنا دیں)

مرزا جی کا عورت بن کر حاملہ ہو جانا اور بچہ جننا

مرزا جی کا چونکہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہے حالانکہ آنے والے مسیح کا نام عیسیٰ بن مریم ہے اور آپ کا یہ نام نہیں نہ مریم کے بیٹے ہیں۔ اس لئے آپ نے عیسیٰ بن مریم بننے کی ایسی توجیہ فرمائی کہ پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ فرماتے ہیں'' جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی۔ اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزرے تو جیسا کہ براہین احمدیہ میں ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ

کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا اس طور سے میں عیسیٰ بن مریم ٹھہرا۔''

عیسائیوں کی تثلیث تو سنا کرتے تھے مرزا جی ان سے بھی بڑھ گئے۔ آپ مرد سے عورت بن گئے۔ دو سال تک عورت کی صفت میں پرورش پائی۔ پھر آپ کو حمل بھی ہو گیا۔ وہ دس مہینے رہا پھر بچہ (عیسیٰ) جنا۔ مرزا جی تھے تو ایک مگر آپ ہی مرد غلام احمد آپ ہی عورت (مریم) آپ ہی بچہ (عیسیٰ) ہیں۔ سبحان اللہ ع

خود کوزہ وخود کوزہ گر و گل کوزہ بھلا ان رازوں کو کون سمجھے

ع کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

پیشگوئیوں پر خدا کے دستخط

اور انبیاء سے تو مکالمہ بذریعہ وحی ہوا کرتا تھا۔ مرزا جی کے پاس (معاذ اللہ) خود اللہ تعالیٰ تشریف لاتے پیشگوئیوں کی مثل پیش ہو جاتی ہے سرخی کے قلم سے دستخط کئے جاتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵) میں بالتفصیل اس واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں کہ مرزا نے اپنی پیشگوئیوں کی مثل دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کی۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر تامل کے دستخط کر دیئے۔ دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا تو سرخی کے قطرات اڑ کر مرزا صاحب کے کرتے اور ان کے مرید عبداللہ کی ٹوپی پر جا پڑے۔ اب تک نشانات موجود ہیں۔ (مرزا جی نے معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کو ایک خام نویس طفل مکتب بنالیا جو لکھتے ہوئے ہاتھ منہ اور کپڑے سیاہ کر لیتا ہے۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

ایک عجیب فرشتہ

خود بدولت پنجابی نبی ہیں۔آپ کے پاس فرشتے بھی پنجابی آتے ہیں۔اور وحی بھی پنجابی ہوتی ہے۔فرماتے ہیں۔

۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سارو پیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں۔میں کہا آخر کچھ نام تو ہونا چاہئے اس نے کہا میرا نام ''ٹیچی ٹیچی'' ہے۔پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔تب میری آنکھ کھل گئی بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعہ سے اور کیا براہِ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جتنا خیال وگمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آیا۔(حقیقۃ الوحی، ۳۳۱)

کیا آج تک کسی نے فرشتہ کا یہ انوکھا نام ''ٹیچی ٹیچی'' سنا۔مرزا جی نبی بنیں تو فرشتوں کے ایسے ایسے عجیب وغریب نام بتائیں۔واہ کیا کہنا۔مرزا صاحب کے یہ الہام نہیں بلکہ ''اضغاث احلام'' ہیں۔پنجابی میں مثل مشہور ہے۔''بلی کے خواب میں چھیچھڑے'' مرزا جی کو روپیوں کے ہی خواب آتے ہیں اور ایسے ایسے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے کہ نام سن کر دنگ رہ جائیں۔

مسلمانو! غور کرو۔کیا کوئی ذی بصیرت ایک منٹ کے لئے بھی ایسے شخص کو ملہم مجدد یا رسول ونبی تسلیم کر سکتا ہے؟ مرزا جی نے چندروز اپنی دوکان خوب چلائی روپے خوب ملے۔اولاد کے لئے بھی ایک سبیل پیدا کر گئے۔مقبرہ بہشتی میں جو شخص دفن ہو کر جنت لینا چاہے وہ آپ کی اولاد کے نام اپنی کچھ زمین بیع کردے اور براہِ راست بہشت بریں میں چلا جائے۔

بھائیو! اگر اس نازک وقت میں ایمان کی سلامتی مطلوب ہے، تو مسلمانوں کی بڑی جماعت (سواد اعظم) مقلدین اہلسنّت و جماعت سے مل جاؤ۔ اتبعوا السواد الاعظم۔ فانہ من شذ شذ فی النار۔

الراقم:

الفضل محمد کرم الدین دبیر،

(متوطن خاکسار ابوبھیں ضلع جہلم)